نظامِ مصطفیٰؐ

مطلع

حمد اُس کی جس نے نورِ مصطفیٰؐ پیدا کیا

بند : ۵۰

شاعرِ اہلبیتؑ : ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی

https://www.facebook.com/khakipoetry

حمد اس کی جس نے نورِ مصطفےٰ پیدا کیا
اپنے حقِ معرفت کا آئینہ پیدا کیا
کائناتِ نور کا معجز نما پیدا کیا
ان کی خاطر نقشۂ ارض و سما پیدا کیا
اس کی اس تخلیقِ اول کی ثنا کرتا ہوں میں!
اس کے اسمِ پاک سے ہی سے ابتدا کرتا ہوں میں

یا الٰہی تیرا جلوہ ہے نظر کے سامنے
بولتے قرآں کا چہرہ ہے نظر کے سامنے
علم کی دنیا کا نقشہ ہے نظر کے سامنے
بائے بسم اللہ کا نقطہ ہے نظر کے سامنے
کس قدر واضح یہ عنوان کتابِ علم ہے!!
بائے بسم اللہ کا یہ نقطہ ہی بابِ علم ہے

علم کا وہ شہر میری منزلِ مقصود ہے
جس کی اک بارہ دری میں جلوۂ معبود ہے
کون کہتا ہے خرد کا راستہ مسدود ہے
رہنمائی کے لئے مشکلکشا موجود ہے
باریابی بارگاہِ علم میں پاؤں گا میں!
یا علیؑ! کہتا ہوا بڑھتا چلا جاؤں گا میں!

www.facebook.com/khakipoetry

اصلِ دیں ہے عدل و توحیدِ خدا کی معرفت
پھر نبوّت اور ختم الانبیاؐ کی معرفت
پھر بعنوانِ امامت مرتضےٰؑ کی معرفت
ہر زمانے میں نظامِ مصطفےٰؐ کی معرفت
حق تو یہ ہے جو نظامِ مصطفےٰؐ سے پھر گیا
کوئی بھی ہو وہ بشر راہِ خدا سے پھر گیا

آپ کہہ سکتے ہیں یہ ہے ایک اندازِ نظر
دینِ حق کے اور بھی کچھ راستے ہیں معتبر
کیا کہیں! تاریخ سے واقف ہیں سب اہلِ خبر
دیکھئے بعدِ پیمبرؐ جو تھی اُمّت کی ڈگر
کتنے دن پیغمبرانہ رنگ کی باتیں ہوئیں
ہر زمانے میں نرالے ڈھنگ کی باتیں ہوئیں

بڑھ رہا تھا روز و شب فکر و نظر کا اختلاف
دین پر چڑھتا رہا دنیا پرستی کا غلاف
طالبِ دنیا تھے اور کرسی نشینوں کا طواف
کُشتنی وہ تھے جنھیں تھا اس روش سے انحراف
معرفت کی مے اڑی پھر جام کے ٹکڑے ہوئے
رفتہ رفتہ عالمِ اسلام کے ٹکڑے ہوئے

ساڑھے چودہ سو برس کی زندگی کے واقعات
چاندنی کے ہیں کبھی تیرہ شبی کے واقعات
دوستی کے تذکرے یا دشمنی کے واقعات
قومیت کے زہر سے ہیں خودکشی کے واقعات
عالمِ اسلام کا کچھ ایسا نقشہ ہو گیا
عالمِ اقوام میں اسلام رسوا ہو گیا

www.facebook.com/khakipoetry

جب تہتر فرقوں میں اسلام کو بانٹا گیا
اپنے برحق ہونے کا ہر فرقہ نے دعویٰ کیا!
جتنے منہ اتنی ہی باتیں شور بڑھتا ہی گیا
ایسے عالم میں خدا جانے یہ کس نے کہہ دیا!
وہ جو تھی عہدِ رسالت کی فضا رائج کرو!
سب کو چھوڑو اب نظامِ مصطفیٰ رائج کرو!

جس طرف دیکھو نظامِ مصطفیٰ کی ہے پکار
عالمِ اسلام اس کے واسطے ہے بیقرار
باغِ دنیا میں یقیناً آئیگی اس سے بہار
ہم کو خود بھی ہے نظامِ مصطفیٰ کا انتظار
جب تمنا ایک ہے آپس میں بیزاری ہے کیوں
نام پر اسلام کے ہر روز خوں خواری ہے کیوں

یہ جو دنیا میں خرابی سی نظر آتی ہے آج!!
دین کے معیار سے دراصل غافل ہے سماج
ظاہری اسلام ہے در پردہ سفیانی مزاج
سب یہ کہتے ہیں کہ ہو احکامِ قرآں کا رواج
کوئی اپنے گھر سے اسکی ابتدا کرتا نہیں
دوسروں سے چاہتا ہے خود وفا کرتا نہیں

ہر طرف ہوتی ہے قرآں کی تلاوت دیکھئے
باوجود اس کے ہے فقدانِ شریعت دیکھئے
دین سے بیگانگی دنیا سے الفت دیکھئے
کس ڈگر پر ہے رسول اللہ کی امت دیکھئے
اپنے مسلک نے یہاں سب ایک سی پستی میں ہیں
سچ ہے آثارِ قیامت اب ہر اک بستی میں ہیں

www.facebook.com/khakipoetry

چوریاں، ڈاکہ، زنا، اغوا، ذخیرہ کاریاں
عالمِ اسلام میں ہیں عام یہ بیماریاں
مسجدوں میں اب کہاں پہلی سی شب بیداریاں
انہیں سے کتنوں کی ہیں شیطاں سے رشتہ داریاں

ہپّیانہ روپ میں وحشت زدہ جو شکل ہے
غور سے پہچان کر کہیئے یہ کس کی نسل ہے

چور بازاری کا گھن ہے قوم کے کردار میں!!
ناپ تولوں میں کمی کا زور ہے بازار میں!!
بے حسی بے غیرتی کی سرخیاں اخبار میں!
برسوں سے امت کی کشتی ہے اسی منجدھار میں!

جائیے چورا ہے پر جاکر تماشا دیکھیے!!!
قوم کے کاندھے پہ ہے عزت کا لاشہ دیکھیے!

مدرسہ، اسکول، کالج اور یونیورسٹی
مغربی فطرت کے حمّام خانہ میں ہر بازی پٹی
علم کا افلاس پھیلا دین کی صورت مٹی
اب نمازِ فجر کے بدلے ملیگی بیڈ ٹی!

مغربی بیماریاں اپنا کے گھاتی ہوئی
پھر رہی نسلِ نو ہر سمت گھبراتی ہوئی

نسلِ نو کے مسئلے سے جتنا غافل ہے سماج
اتنی ہی ردِ عمل میں فتنہ سامانی ہے آج!
لوگ کہتے ہیں کہ موروثی مرض ہے لاعلاج
میں یہ کہتا ہوں کہ ہے یہ جاہلیت کا مزاج

دور ہوسکتی ہے جو خامی بھی ہے انسان میں
ہر خرابی کا مداوا درج ہے قرآن میں

www.facebook.com/khakipoetry

جب سے پیغامِ الٰہی کو بھلا بیٹھے ہیں لوگ
جو کمایا تھا بزرگوں نے گنوا بیٹھے ہیں لوگ
حال اپنا اور بھی ابتر بنا بیٹھے ہیں لوگ
آگ اپنے آشیاں میں خود لگا بیٹھے ہیں لوگ
قوم کے اس ڈھنگ پر خونِ جگر پیتے ہیں ہم
انتظارِ مہدیؑ موعود میں جیتے ہیں ہم

وقت آ پہنچا ہے اب تطہیر ہونا چاہیئے
ہر سطح پر قوم کی تعمیر ہونا چاہیئے
قلب میں ایمان کی تنویر ہونا چاہیئے
سب سے پہلے نفس کی تسخیر ہونا چاہیئے
ہر طرف تاریکیاں ہیں راستہ کوئی نہیں
جز نظامِ مصطفیٰؐ اب آسرا کوئی نہیں!

ذکرِ حیدرؑ بھی ہے تبلیغِ نظامِ مصطفیٰؐ
تھا علیؑ کا ہر عمل حسبِ کلامِ مصطفیٰؐ
اُن کا جینا اُن کا مرنا تھا بنامِ مصطفیٰؐ
کہتے تھے خود کو علیؑ ادنیٰ غلامِ مصطفیٰؐ
تازگی آتی ہے اُن کے ذکر سے ایمان میں
سینکڑوں آیاتِ قرآنی ہیں اُنکی شان میں

کون مثلِ مصطفیٰؐ اسلام کا نگراں رہا
کس کے ہاتھوں میں ہمیشہ پرچمِ ایماں رہا
کون تھا جس کا تکلم حاملِ قرآں رہا
کون ہے جو زندگی بھر فاتحِ میداں رہا
کس کا گھر گہوارۂ سلطانیِ جمہور تھا!
کون تھا جو سلطنت رکھتے ہوئے مزدور تھا

www.facebook.com/khakipoetry

بچپنے سے کسکو پیغمبرؐ نے خود تعلیم دی
زندگی کس کی نبیؐ کی طرح پاکیزہ رہی
یوں نفی کی عبدیت میں کس نے اپنی ذات کی
تھی خُدا کے واسطے سے دوستی یا دشمنی
زندگی بھر جو خدا کا دین پھیلاتا رہا
دین کی خاطر عدو کے کام بھی آتا رہا

وہ مجاہد وہ نمازی وہ سخی وہ روزہ دار
منقبت میں جس کی کہتا ہے زمانہ بار بار
"شاہِ مرداں، شیرِ یزداں قوتِ پروردگا
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار"

ایک آئینہ ہے حسنِ مصطفٰےؐ کے واسطے
اسکو دیکھو اس کو پہچانو خُدا کے واسطے

جس نے ہر میدان میں پرچم دین کا اُونچا رکھا
کُلِ ایماں کا لقب جس کو پیمبرؐ نے دیا
وہ ابوطالب کا بیٹا وہ امام الاتقیا
جس کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہو گیا
وہ علیؑ جو علم و فضل و فقر میں ممتاز تھا
مُصطفٰےؐ کی جوتیاں سینے پہ اُسکو ناز تھا

وہ علیؑ نفسِ نبی جس کا عمل ہے بے مثال
جس نے سکھلایا طریقِ محنت و رزقِ حلال
جس نے فاقوں میں بھی ٹھکرایا نہ سائل کا سوال
پیروی میں اسکی اب کیجے نہ کوئی قیل و قال
اس کی سیرت میں ہر اک دکھ کی دوا پاتے ہیں لوگ
نام لے کر آج بھی اس کا سنبھل جاتے ہیں لوگ

www.facebook.com/khakipoetry

یا علیؑ! کہکر اٹھو چھوڑ دو یہ آپس کا عناد
بات وہ ہرگز نہ سننا جس میں ہو رنگِ فساد
جب تلک تازہ رہے گی سینہ میں حیدرؑ کی یاد
آسماں بوسی کرے گا پرچمِ عزمِ جہاد
آؤ دروازہ پہ حیدرؑ کے بنامِ مصطفیٰؐ
اُن کا گھر ہے جس میں ملتا ہے نظامِ مصطفیٰؐ

سیرتِ حیدرؑ تھی یا حُسنِ عمل کی سلسبیل
ہر قدم تھا راہِ حق کا ایک روشن سنگِ میل
ہر عمل قرآں کے احکام کی واضح دلیل
انکے گھر میں جو بھی تھا وہ تھا شریعت کا وکیل
بچہ بچہ کی زباں پر دین کا پیغام تھا!!
ان کا دشمن درحقیقت دشمنِ اسلام تھا!

فاطمہؑ بنتِ نبیؐ تھیں جب شریکِ زندگی
مثلِ پیغمبرؐ علیؑ نے دوسری شادی نہ کی
بعد ازاں بھی سامنے تھی سیرتِ پیغمبریؐ
تا شہادت زندگی اُسکے مطابق ہی رہی
جو نبیؐ کا تھا عمل وہ ہو بہو حیدرؑ کا تھا
رنگ ان کے گھر میں سارا حُسنِ پیغمبرؐ کا تھا

بعد پیغمبرؐ ہوئے تھے غالباً چھبیس سال
جب علیؑ سے ایک دن پوچھا کسی نے یہ سوال
کیا لباسِ مصطفیٰؐ تھا کیا عمل تھا کیا مقال
بولے حیدرؑ مجھکو دیکھو میں نبیؐ کی ہوں مثال
سیرتِ ختم الرسلؐ پر ہی عمل پیرا ہوں میں
جیسے وہ تھے زندگی میں ہو بہو ویسا ہوں میں

www.facebook.com/khakipoetry

کہتے تھے مولا علیؑ خود کو غلامِ مصطفیٰؐ!
دیتے تھے دنیا کو وہ ہر دم پیامِ مصطفیٰؐ
ان کا ہر خطبہ تھا تشریحِ کلامِ مصطفیٰؐ!!
روز و شب ہوتی تھی تبلیغِ نظامِ مصطفیٰؐ
ذہنوں میں جو بھی کجی تھی وہ علیؑ نے دُور کی
مُلک تھا اللہ کا اور سلطنت جمہور کی

جب انھیں اجماع سے سونپا گیا مُلکی نظام
سب سے پہلے میرے مولا نے کیا یہ اہتمام
جو خلافِ مُصطفیٰؐ تھے بند کروائے وہ کام
سنّتِ پیغمبرِ اسلام پر آئے عوام
عہدِ پیغمبر کے سب منظر اُجاگر ہو گئے
حاکم و محکوم دنیا میں برابر ہو گئے

عاملوں کے واسطے یہ حکمِ حیدرؑ تھا اُٹل
سنتِ پیغمبرِ آخر پہ اب ہو گا عمل
حاکمِ اعلیٰ خدا ہے، سب کو آنی ہے اَجل
جائینگے سب خدمتِ معبودِ حق میں سر کے بَل
ظاہر و باطن کا اِک انداز ہونا چاہیئے
کاروبارِ عدل کا آغاز ہونا چاہیئے

سادگی اپناؤ رسمِ کافرانہ چھوڑ دو
اپنا رُخ اللہ و پیغمبر کی جانب موڑ دو
رشتہ جو اسلام سے ٹوٹا ہے اسکو جوڑ دو
جو خلافِ حکمِ قرآں ہیں وہ ناتے توڑ دو
ہر قدم حکمِ شریعت کے مطابق ہی رہے
زندگی قرآن و سنّت کے مطابق ہی رہے

عاملوں سے ایک اک پائی کا لیتے تھے حساب
حق ادا کرتے تھے کل خلقِ خدا کا بوتراب
کھیت پر اور ریت پر یکساں برستا تھا سحاب
آ رہا تھا عالمِ اسلام میں اک انقلاب
جب نظامِ مصطفےٰ اس طرح سے حاوی ہوا
شام کا عامل تھا سب سے پہلے جو باغی ہوا

تھی نظامِ مصطفےٰ میں مرکزیت فقر کی
اس میں گنجائش نہیں تھی حاکمانہ جبر کی
اس میں تھی تاکیدِ پیہم شکر کی اور صبر کی
سامنے رہتی تھی فہمائش قضا و قدر کی
مصلحت بنتی نہ تھی یہ جادۂ اسلام تھا
رہنما اس راہ میں اللہ کا پیغام تھا

شام کے دربار میں تھا قیصر و کسریٰ کا ڈھنگ
ذہن میں حاکم کے تھی اندازِ شاہی کی ترنگ
دل پہ باقی تھا جو دورِ جاہلیت کا بھی زنگ
کر دیا فرمانِ حیدرؑ سنتے ہی اعلانِ جنگ
رابطہ مرکز سے توڑا حاکمِ اعلےٰ بنا
شام کا حاکم مسلمانوں کا رکھوالا بنا

اس نے بیت المال کو سمجھا تھا اپنے گھر کا مال
دین کے بدلے رکھا کرتا تھا دنیا کا خیال
تھا سیاسی ذہن سازش کے بنا کرتا تھا جال
لیکے فوجیں آگیا میدان میں بہرِ جدال
جب شکستِ فاش دیکھی صلح کا جویا ہوا!
حیلہ کرکے لے لیا جو مال تھا کھویا ہوا!

www.facebook.com/khakipoetry

www.facebook.com/khakipoetry

سازشیں جاری رہیں ہر لمحہ فرصت کے ساتھ
شام میں پھیلے اندھیرے وقت کی مہلت کیساتھ
فتنہ گر میدان میں نکلے نئی طاقت کے ساتھ
وارثِ اسلام نے روکا مگر الفت کیساتھ
معرکہ میں پھر شکست فاش کھائی شام نے
دین کی حرمت بچالی وارثِ اسلام نے

کینہ جو بننے لگے پھر اک نئی سازش کا جال
بے ضمیروں نے کیا اقدارِ دیں کو پائمال
فتنہ سازوں کو نہ تھی میداں میں آنیکی مجال
ذہنِ شاطر نے چلی اب حیلہ ثالث کی چال
مکر سے تحصیلِ تاج و تخت کر کے خوش ہوا!
عالمِ اسلام کو دو لخت کر کے خوش ہوا

کوفہ میں ٹھہرے علیؑ حق کی حفاظت کیلئے
ہر قدم ان کا اٹھا حفظِ شریعت کیلئے
مرتضیٰؑ کی زندگی تھی وقف امت کیلئے
شام میں کچھ لوگ پھر اٹھے شرارت کیلئے
معصیت کے میکدے میں سازِ رندانہ چھڑا
ابنِ ملجم اور قطامہ کا افسانہ چھڑا

ابنِ ملجم حسنِ قطامہ کا دیوانہ ہوا
دل کی دنیا لٹ گئی آباد میخانہ ہوا
نشۂ مے میں طوافِ کوئے جانانہ ہوا!!
فتنۂ تازہ کا باعث پھر یہ افسانہ ہوا
بات تھی سوچی ہوئی عاشق کو بلوایا گیا
وصل کے وعدے پہ اک منصوبہ سمجھایا گیا

www.facebook.com/khakipoetry

وصلِ قطامہ کی واحد شرط تھی قتلِ علیؑ
زہر میں ڈوبی ہوئی تلوار اس کو مل گئی
عازمِ کوفہ ہوا اِک پل نہ اس نے دیر کی
شب کی تاریکی میں چھپ کر بیٹھا مسجد میں شقی
میرے مولا کو خبر تھی عشق کے انجام کی
پھر بھی رسوائی نہ چاہی عاشقِ ناکام کی

حسبِ سابق آ کے مسجد میں اذانِ صبح دی
سجدۂ معبود میں حیدرؑ کی پیشانی جھکی!
ابنِ ملجم نے جو حسرت تھی نکالی تیغ کی
زیرِ محرابِ عبادت خون میں ڈوبے علیؑ
خانۂ حق میں امیر المومنینؑ زخمی ہوئے!
وارثِ اوصافِ ختم المرسلینؐ زخمی ہوئے!

صحنِ مسجد سے اٹھا کر بیٹے جب حیدرؑ کو لائے
ایسی صورت تھی کہ جیسے کوئی میت کو اٹھائے
گھر سے تھوڑے فاصلے پر رک گئے سب ہائے ہائے
ڈر تھا یہ زینبؑ تڑپ کر گھر سے باہر آ نہ جائے
سب ہی کے پیشِ نظر تھا احترامِ اہلِ بیتؑ
جانتے تھے جاننے والے مقامِ اہلِ بیتؑ

گھر میں دیگر سب کو تسکیں آئے باہر بوترابؑ
گھر کے باہر حجرے میں بچھوایا اپنا فرشِ خواب
تاکہ جو چاہے وہ آ کر لے عبادت کا ثواب
دو شبانہ روز تک جاری رہا یہ اضطراب
جتنی جتنی کی دوا اتنا مرض بڑھتا گیا!!
پڑھنے والا وقت کی تحریر کو پڑھتا گیا!

سامنے قاتل جو آیا اسکی مشکیں تھیں بندھی
ہاتھ اسکے کھول دو بیٹوں سے یہ بولے علیؑ
وقت تھا اِفطار کا دیکھی جو اس کی تشنگی
ہو گیا بے چین ورثہ دارِ اوصافِ نبی
گھر سے جو شربت مرے مولا کو بھجوایا گیا
حکمِ مولا سے وہی قاتل کو پلوایا گیا

خون میں ڈوبے ہوئے بستر پہ لیٹے تھے امام
ایسے عالم میں بھی تھا پیشِ نظر حسنِ نظام
بولے شبرؑ سے کہ کرنا عدل سے ہر ایک کام
لینا قاتل سے بھی از روئے شریعت انتقام
ایک ضرب اسنے لگائی ایک ہی اس پر لگے
کوئی حد اس پر نہ اس تحریر سے بڑھکر لگے

یہ علیؑ کا عدل تھا قاتل سے تھا حُسنِ سلوک
خدمتِ اسلام میں ہونے نہ پائی کوئی چُوک
آخری دم بھی کیا جو فیصلہ وہ تھا دو ٹوک
اس روش پر گامزن ہوں کاش اسلامی ملوک
یہ نہ کہیے اب وہ راتیں اور ویسے دن نہیں
پیرویٔ مرتضیٰ مشکل ہے ناممکن نہیں

زیرِ محرابِ حرم زخمی ہوئے تھے بوتراب
سجدہ میں سر تھا زباں پر تھا "علی ہے کامیاب"
میرے مولا نے کیا تھا ایک اِک پل کا حساب
آخری دم تک نبھایا اسوۂ ختمی مآب
وقف تھے خدمتِ خلقِ خدا کے واسطے
جان بھی دی اِس نظامِ مُصطفٰےؐ کے واسطے

www.facebook.com/khakipoetry

www.facebook.com/khakipoetry

ایسے مہلک زہر میں ڈوبی ہوئی تلوار تھی!
ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے ہر دوا بیکار تھی
جاں کنی میں نبض کی ڈوبی ہوئی رفتار تھی!
میرے مولا جانتے تھے موت خوش آثار تھی!
نوجواں فرزند تھے میّت اٹھانے کے لئے
بیٹیاں موجود تھیں رونے رُلانے کے لئے

کربلا جیسے نہ تھے حالات حیدرؑ کے لئے
نرغۂ احباب تھا خدّام تھے گھر کے لئے
سب تھے حاضر خدمتِ شبّیرؑ و شبّرؑ کے لئے
گھر میں سامانِ کفن تھا جسمِ سرورؑ کے لئے
غم کی شدت تھی مگر احباب تھے غم خوار تھے
سوگ میں ڈوبے ہوئے سب کوچہ و بازار تھے

تعزیت کرنے کو خاکی آئے تھے سب اقربا
یہ تھا سنہ چالیس ہجری کوفہ پر قبضہ بھی تھا!!
ہائے سنہ اکسٹھ میں اولادِ علیؑ اور کربلا
"شامیاں بستند بازوے زینبؑ و کلثومؑ را"
اے فلک ایں ابتدا آں انتہائے اہلِ بیتؑ
قید ہو کر پھر اسی کوفہ میں آئے اہلِ بیتؑ